بحث ونظر

مولانا ڈاکٹر اکرام اللہ جان قاسمی

(قسط ۱)

اسلام...... مذہب رواداری یا دہشت گردی و انتہا پسندی؟!

مذہبی انتہا پسندی (Religious Extremism) کا مفہوم

انتہا پسندی میں انتہاء عربی جبکہ پسندی فارسی لفظ ہے جس کے معنی کسی کام کی انتہاء کو چاہنے کے ہیں اور یہ اعتدال پسندی کی ضد ہے۔ [۱]

جدید عربی میں اس کے ہم معنی الفاظ تصلّب اور تطرّف ہیں [۲] لوئس معلوف کی مشہور عربی لغت "المنجد" نے ان لفظوں کی تشریح اس طرح کی ہے

تصلّب کے معنی ہیں صَارَ صُلْباً فلاں صلب یعنی شدید اور سخت ہوگیا۔ کہا جاتا ہے هو صَلُبَ فِي دِيْنِه یعنی وہ اپنے دین میں پکا ہوگیا۔ اور راعٍ صَلْبُ العصا سخت لاٹھی والا چرواہا (کہا جاتا ہے) اذا كان يعنف الابل جب کوئی اونٹ وغیرہ چرانے میں سختی سے کام لے۔

تطرّف : جاوز حدّ الاعتدال فلاں حدّ اعتدال سے تجاوز کر گیا۔ و منه تطرّف فِيْ آرائه اى جاوزِ حدّ الاعتدال فيها فلاں نے اپنے خیالات میں حداعتدال سے تجاوز کیا۔

الطَّرْفُ منتهى كُلّ شيء طرف کے معنی ہر چیز کے انتہائی سرے کے ہیں۔ [۳]

عربی کی مشہور لغت "المعجم الوسيط" نے بھی تصلّب کے معنی تشدد، طاقتور بننے اور سختی و درشتی کے بیان کئے ہیں۔ [۴]

اسی **تَطَرُّف** لفظ کے انگریزی معنی مشہور عربی انگریزی لغت "المورد" نے یوں بیان کئے ہیں۔

تَطَرُّف = Extremism, radicalism, extravagance, excess(iveness), immoderation, intemperateness, going to extremes. [5]

ڈائریکٹر مرکز تحقیق اسلامی، پشاور

اس کے علاوہ The Oxford English Dictionary اور Dictionary of the English Language میں Extremism اور Extreme کی مندرجہ ذیل تعریف و توضیح کی گئی ہے۔

EXTREMISM = Tendency to be extreme, disposition to go to extremes, to look at a problem with a specific angle, distinctively a superlative signification.

EXTREME = Most in any direction; outermost or farthest: the extreme edge of the field. Being in or attaining the greatest degree; very intense. Extending far beyond the norm. Of the greatest severity;drastic. Archaic. Final; last. (6)

قدیم اور فصیح عربی میں انتہاپسندی کیلئے غُلُوّ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ چنانچہ عربی اردو کی مشہور لغت ''المنجد'' میں غلو کے معنی لکھے ہیں۔ تیر کو انتہائی دور تک پھینکنا۔ کسی کام میں مبالغہ کرنا۔ کسی چیز کی قیمت کا چڑھنا یا کسی چیز کو مہنگی قیمت پر خریدنا۔ (۷) ابن منظور افریقی نے بھی لسان العرب میں غلو کے معنی حد سے تجاوز کرنے کے بیان کئے ہیں۔ (۸)

انتہاء پسندی کو مذہب کی طرف منسوب کرنے سے اس کا مفہوم مندرجہ ذیل ہوگا۔

☆ کسی مذہب کا ایسے اصول و مبادی پر مشتمل ہونا جو انتہاء پسندانہ اور انسانی شرف کو پامال کرنے والے ہوں یا انسانی طاقت سے ان کی بجا آوری باہر ہو۔ جیسے ہندومت میں دھرم (مذہب) کے مخالفوں کو زندہ آگ میں جلانا۔ ان کو تڑپا تڑپا کر ختم کرنا' ان کا بند بند کاٹ دینا۔ یہودیت میں کسی قوم پر فتح پا لینے کے بعد ان کے کسی ذی نفس کو جیتا نہ چھوڑنا۔ عورتوں' بچوں' بوڑھوں کو قتل کر کے تمام شہر کو غارت کرنا اور آبادی کو آگ لگا دینا۔ عیسائیت میں گناہ کرنے کی صورت میں اپنے ہاتھ' پاؤں وغیرہ کاٹ دینا اور اپنے سب مال و منال کو خیرات کر کے تجرد کی زندگی بسر کرنا۔ (تفصیل مع حوالہ جات کے آ رہی ہے)

☆ مذہبی انتہاپسندی کی ایک صورت یہ ہے کہ کوئی مذہب فی نفسہ تو انتہاء پسندانہ احکام سے پاک ہو مگر اس کے پیروکار مفہوم کا صحیح تعین نہ کر سکنے کے باعث غلو اور حد سے تجاوز کے شکار ہوں۔ جیسے تین صحابہ کرامؓ نے روزانہ روزہ رکھنے' رات بھر نماز پڑھنے اور زندگی بھر شادی نہ کرنے کا تہیہ کیا مگر آنحضرت ﷺ نے انہیں اس سے روک کر اپنے اُسوہ پر عمل کرنے کی تلقین کی (تفصیل آئندہ اوراق میں آ رہی ہے)

☆ یہ بھی مذہبی انتہاء پسندی کی ایک صورت ہے کہ مذہب کا کوئی فرد یا گروہ محض اپنے آپ کو حق پر سمجھے اور اپنے سوا تمام لوگوں کو کافر' گمراہ یا غلط راستے پر گامزن سمجھے۔

☆ مذہبی انتہاء پسندی کی ایک انتہائی صورت یہ ہے کہ کوئی فرد یا گروہ اپنے نظریات کے مخالف کو واجب القتل قرار دے اور ہر جائز و ناجائز طریقے سے ان کے ختم کرنے کو ثواب اور جہاد بتائے۔ چاہے اس میں بے گناہ افراد بھی موت

کی بھینٹ چڑھ جائیں۔

مذہبی انتہاء پسندی (Religious Extremism) کے الفاظ نئے نہیں' پرانے ہیں تاہم اس کو جدید مفہوم کا جامہ مغرب نے پہنایا ہے اور مغربی میڈیا جس کا زمامِ کار یہود ونصاریٰ کے ہاتھوں میں ہے نے مسلمانوں ہی کو انتہاء پسند(Extremist) 'بنیاد پرست (Fundamentalist)' جنونی (Fanatics) اور دہشت گرد (Terrorist) قرار دیکر شب وروز ایک طوفان بدتمیزی برپا کیئے ہوئے ہیں۔

اسلام عدل ومساوات پر مبنی اعتدال پسند مذہب ہے جس کو یہ امتیاز وخصوصیت حاصل ہے کہ اس نے سابقہ تمام ادیان ومذاہب کے انتہاء پسندانہ اصول واحکام کی بیخ کنی کر کے لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ .... لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ اور خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا کے بلند پایہ اصول واحکام پر اپنی مذہبی بنیاد قائم کی ہے۔ چنانچہ اسلام کے اعتدال پسندانہ اصول واحکام کو رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات اور اسوۂ مبارکہ کی روشنی میں پیش کرنے سے قبل ضروری ہے کہ دیگر مشہور مذاہب وادیان کے انتہاء پسندانہ اصول واحکام پر بھی ایک تقابلی نگاہ ڈالیں۔

بائیبل (توراۃ) میں یہودیت کے انتہاء پسندانہ احکام

دشمنوں کے ساتھ سلوک

☆ اور جب خداوند تیرا خدا اسے تیرے قبضہ میں کر دے تو تو وہاں کے ہر مرد کو تلوار سے قتل کر ڈالنا۔۔۔ پر ان قوموں کے شہروں میں جن کو خداوند تیرا خدا میراث کے طور پر تجھ کو دیتا ہے کسی ذی نفس کو جیتا نہ بچا رکھنا (۹)

☆ ان علاقوں کے پھل دار درخت اپنے لئے چھوڑ دو اور بے پھل کے درخت کاٹ کر اڑا دو (۱۰)

☆ اور جیسا خداوند نے موسیٰ کو حکم دیا تھا اس کے مطابق انہوں نے مدیانیوں سے جنگ کی اور سب مردوں کو قتل کیا ۔۔۔ اور بنی اسرائیل نے مِدیان کی عورتوں اور ان کے بچوں کو اسیر کیا۔ اور ان کے چوپائے اور بھیڑ بکریاں اور مال واسباب سب کچھ لوٹ لیا اور ان کی سکونت گاہوں کے سب شہروں کو جن میں وہ رہتے تھے اور ان کی سب چھاؤنیوں کو آگ سے پھونک دیا۔ (۱۱)

☆ ان بچوں میں جتنے لڑکے ہیں سب کو مار ڈالو اور جتنی عورتیں مرد کا منہ دیکھ چکی ہیں ان کو قتل کر ڈالو لیکن ان لڑکیوں کو جو مرد سے واقف نہیں اور اچھوتی ہیں اپنے لئے زندہ رکھو۔ (۱۲)

☆ خداوند نے ساول کو حکم دیا "سو اب تو جا اور عمالیق کو مار اور جو کچھ ان کا ہے سب کو بالکل نابود کر دے اور ان پر رحم مت کر بلکہ مرد اور عورت' ننھے بچے اور شیر خوار گائے بیل اور بھیڑ بکریاں' اونٹ اور گدھے سب کو قتل کر ڈال (۱۳)

ہم مذہبوں کیلئے انتہا پسندانہ احکام

☆ یہودیت کو چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کرنے والوں کے بارے میں کہا گیا ہے۔

"تو اس شہر کے باشندوں کو تلوار سے ضرور قتل کر ڈالنا اور وہاں کا سب کچھ اور چوپائے وغیرہ تلوار ہی سے نیست و نابود کر دینا اور وہاں کی ساری لوٹ کو چوک کے بیچ جمع کر کے اس شہر کو اور وہاں کی لوٹ کا تنکا تنکا خداوند اپنے خدا کے حضور آگ سے جلا دینا اور وہ ہمیشہ کو ایک ڈھیر سا پڑا رہے اور پھر کبھی بنایا نہ جائے (۱۴)

☆ جو شخص کاہن (مذہبی پیشوا) یا قاضی کی بات نہ مانے وہ قتل کر دیا جائے۔ (۱۵)

☆ ماں باپ کے نافرمان کو سنگسار کیا جائے۔ (۱۶)

☆ قصاصاً قتل ہونے والا شخص ملعون اور ناپاک ہوتا ہے۔ (۱۷)

☆ اگر لڑکی شادی سے پہلے بدکاری کرے تو شادی کے بعد معلوم ہونے پر سنگسار کی جائے۔۔۔۔مرد اور شادی شدہ عورت زنا کریں تو دونوں کو قتل کیا جائے۔۔۔۔اگر مرد اور کنواری لڑکی شہر میں زنا کریں تو سنگسار کئے جائیں ۔۔۔۔اور ویراں جگہ میں کریں تو صرف مرد کو مار ڈالا جائے۔ (۱۸)

☆ اگر کسی آدمی کو کوئی کنواری لڑکی مل جائے جس کی نسبت نہ ہوئی ہو اور وہ اسے پکڑ کر اس سے صحبت کرے اور دونوں پکڑے جاویں۔ تو وہ مرد جس نے اس سے صحبت کی ہو لڑکی کے باپ کو چاندی کے پچاس مثقال دے اور وہ لڑکی اس کی بیوی بنے کیونکہ اس نے اسے بے حرمت کیا اور وہ اسے اپنی زندگی بھر طلاق نہ دینے پائے۔ (۱۹)

☆ عورت کسی بری حرکت کے باعث پسند نہ آئے تو طلاق دے کر گھر سے نکال دی جائے۔ (۲۰)

☆ جو کوئی اپنے باپ یا اپنی ماں کو مارے وہ قطعی جان سے مار ڈالا جائے۔ اور جو کوئی کسی آدمی کو چرائے وہ قطعی مار ڈالا جائے۔ اور جو اپنے باپ یا اپنی ماں پر لعنت کرے وہ قطعی مار ڈالا جائے۔ (۲)

☆ غیر اللہ کے نام پر قربانی دینے والے کو قتل کیا جائے۔ (۲۲)

☆ جو کوئی سبت (ہفتہ) کے دن کام کرے اسے مار ڈالا جائے۔ (۲۳)

☆ لڑکی سے بدکاری کرنے والا بری' جانور سے بدکاری کرنے والا سنگسار کیا جائے۔ (۲۴)

☆ اگر کاہن (مذہبی پیشوا) کی بیٹی بدکاری کرے تو اسے آگ میں جلا ڈالا جائے۔ (۲۵)

☆ جو کوئی کسی کی لاش کو چھوئے وہ سات دن تک ناپاک رہیگا۔۔۔۔اگر کوئی آدمی کسی گھر میں مر جائے تو اس گھر کے رہنے والے اور وہاں جانے والے سات دن تک ناپاک رہیں گے۔ ان کے عبادت گاہ میں داخل ہونے سے عبادت گاہ بھی ناپاک ہو جائے گی۔ (۲۶)

انجیل کی رو سے عیسائیت کے خلاف عقل اور انتہا پسندانہ احکام

☆ اور جو کوئی ان چھوٹوں میں سے جو مجھ پر ایمان لائے ہیں کسی کو ٹھوکر کھلائے اس کیلئے یہ بہتر ہے کہ ایک بڑی چکی کا پاٹ اس کے گلے میں لٹکایا جائے اور وہ سمندر میں پھینک دیا جائے۔ اور اگر تیرا ہاتھ تجھے ٹھوکر کھلائے تو اسے کاٹ

ڈال۔۔۔اور اگر تیرا پاؤں تجھے ٹھوکر کھلائے تو اسے کاٹ ڈال ۔۔۔۔۔اور اگر تیری آنکھ تجھے ٹھوکر کھلائے تو اسے نکال ڈال۔ (۲۷)

☆ مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑا دیا (۲۸) کیونکہ جسے پھانسی ملتی ہے وہ خدا کی طرف سے ملعون ہے (۲۹)

☆ یہ نہ سمجھو کہ میں (عیسیٰ) زمین پر صلح کرانے آیا ہوں۔ صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلوانے آیا ہوں۔ کیونکہ میں اس لئے آیا ہوں کہ آدمی کو اس کے باپ سے اور بیٹی کو اس کی ماں سے اور بہو کو اس کی ساس سے جدا کر دوں۔ اور آدمی کے دشمن اس کے گھر ہی کے لوگ ہوں گے۔ (۳۰)

☆ میں زمین پر آگ بھڑکانے آیا ہوں اور اگر لگ چکی ہوتی تو میں کیا ہی خوش ہوتا۔ (۳۱)

☆ اور جب وہ (عیسیٰ) بھیڑ سے یہ کہہ رہا تھا اس وقت اس کی ماں اور بھائی باہر کھڑے تھے۔ اور اس سے بات کرنا چاہتے تھے کسی نے اس سے کہا دیکھ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر کھڑے ہیں اور تجھ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ اس نے خبر دینے والے کو جواب میں کہا۔ کون ہے میری ماں اور کون ہے میرا بھائی؟ اور اپنے شاگردوں کی طرف ہاتھ بڑھا کر کہا دیکھو میری ماں اور میرے بھائی یہ ہیں کیونکہ جو کوئی میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلے وہی میرا بھائی اور میری بہن اور ماں ہے۔ (۳۲)

☆ گر کوئی میرے پاس آئے اور اپنے باپ اور ماں اور بیوی بچوں اور بھائیوں بہنوں بلکہ اپنی جان سے بھی دشمنی نہ کرے تو میرا شاگرد نہیں ہو سکتا (۳۳)

☆ عیسیٰ نہ صرف خود شراب پیا کرتا تھا بلکہ معجزہ کے ذریعہ پانی سے شراب بنایا کرتا تھا۔ (۳۴)

☆ مریم نامی ایک بدچلن عورت عیسیٰ کی خدمت کرتی اور عیسیٰ اس سے محبت رکھتا تھا۔ (۳۵)

☆ عیسیٰ ان لوگوں کے پاس بیٹھ کر کھانا کھاتا جن کی کمائی حرام کی ہوتی تھی۔ (۳۶)

☆ عیسیٰ گندے ہاتھوں سے کھانا کھایا کرتے تھے۔ (۳۷)

☆ عیسیٰ نے اپنے لئے گدھا کسی سے زبردستی حاصل کیا تھا۔ (۳۸)

☆ عیسیٰ اپنی نبوت کو چھپاتے پھرتے تھے۔ (۳۹)

☆ عیسیٰ لوگوں کے گناہ معاف کرتا تھا (۴۰) اس نے اپنے شاگردوں کو بھی گناہوں کی معافی کا اختیار دیا تھا (۴۱)

☆ عیسیٰ کے صحابہ میں سے بارہ خصوصی شاگرد تھے۔ ان میں سے ایک یہوداہ اسکریوتی نے عیسیٰ کو تیس روپے کے عوض یہود کے ہاتھوں پھانسی کیلئے گرفتار کروایا (۴۲)۔ یہوداہ اسکریوتی میں شیطان سمایا ہوا تھا (۴۳) مسیح کے تمام شاگردوں (صحابہ) میں رائی کے دانے کے برابر ایمان نہیں تھا۔ (۴۴)

ہندومت کے ظالمانہ احکام

دشمنوں سے سلوک

☆ دھرم (مذہب) کے مخالفوں کو زندہ آگ میں جلادو۔ (۴۵)

☆ دشمنوں کے کھیتوں کو اجاڑ دیعنی گائے بیل بکری اور لوگوں کو بھوکا مار کر ہلاک کرو۔ (۴۶)

☆ اپنے مخالفوں کو درندوں سے پھڑ واڈالو (۴۷)

☆ ان کو سمندر میں غرق کرو۔ (۴۸)

☆ جس طرح بلی چوہے کو تڑپا تڑپا کر مارتی ہے اس طرح ان کو تڑپا کر مارو۔ (۴۹)

☆ مخالفوں کا جوڑ جوڑ اور بند بند کاٹ دیا جائے۔ (۵۰)

☆ ان کو پاؤں کے نیچے کچل دو اور ان پر رحم نہ کرو۔ (۵۱)

عورتوں سے متعلق احکام

☆ عورتوں کے ساتھ محبت نہیں ہوسکتی۔ عورتوں کے دل فی الحقیقت بھیڑیوں کے بھٹ ہیں۔ (۵۲)

☆ لڑکی باپ کی جائیداد کی وارث نہیں۔ (۵۳)

☆ مذکر اولاد نہ ہوتے ہوئے بھی بیٹی وارث نہیں بلکہ متبنّیٰ جو غیر کا بیٹا ہوتا ہے وارث ہوتا ہے۔ (۵۴)

☆ نکاح ثانی کی ممانعت ہے۔ (۵۵)

☆ خلع کی ممانعت ہے خواہ خاوند کیسا ہی بے رحم' ظالم' دائم المریض ہو' مگر عورت کو اس سے علیحدہ ہونے کی اجازت نہیں۔ (۵۶)

☆ عورتوں کا وجود صرف اس لئے ہے کہ بچے دیں ان کی پرورش کریں اور ہر روز خانہ داری کے کام میں مصروف رہیں (۵۷)

☆ کسی لڑکی یا نوجوان عورت یا بوڑھی عورت کو کبھی گھر میں بھی کام اپنے اختیار سے نہیں کرنا چاہیئے۔ بچپن میں عورت کو باپ کا تابع رہنا چاہیئے اور جوانی میں شوہر یا بیٹوں کا۔ اگر وہ انہیں چھوڑ کر چلی جائے تو اپنے اور اپنے شوہر دونوں کے خاندان پر بدنامی کا دھبہ ڈالے گی۔ (۵۸)

☆ عورتوں کیلئے مذہبی تعلیم کی ممانعت ہے۔ (۵۹)

☆ مرد اور عورت دونوں کیلئے نجات کے راستے جدا جدا ہیں۔ مرد اپنے بل بوتے پر نجات حاصل کرسکتا ہے۔ مگر عورت کی نجات خاوند پر مر مٹنے میں ہے۔ وہ براہِ راست خدا سے نجات حاصل نہیں کرسکتی۔ (۶۰)

☆ عورت اور شودر دونوں گناہ کے قالب ہیں۔ (۶۱)

(جاری ہے)